ضی اللہ عنہ دونہ ۔ وھو یبکی ویقول أتقتلون رجلاً ان یقول ربی اللہ ؟

[ابن ھشام صد ۲۹ ج ۱]

کا راوی کہتا ہے کہ میں نے اُن میں سے ایک شخص کو دیکھا کہ اس نے آپ کا گریبان پکڑ لیا ہے۔ اتنے میں حضرۃ ابوبکر آپ کے سامنے کھڑے ہو گئے اور اس وقت حضرۃ ابوبکرؓ کی آنکھیں اشک بار تھیں اور اُن کو خطاب کر کے کہنے لگے کہ کیا تم اس شخص کو قتل کرتے ہو۔ جو یہ کہتا ہے کہ میرا رب ایک اللہ ہے۔

اس کے بعد کیا ہوا ، حضرۃ ابوبکر کے خاندان کی روایۃ ہے کہ :

لقد رجع ابوبکر یومئذٍ وقد صدعوا فرق راسہ مما جبذوہ بلحیتہ

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اس حال میں گھر واپس تشریف لائے کہ ان کا سر زخمی تھا۔ کیونکہ ان لوگوں نے حضرۃ ابوبکر کو داڑھی سے پکڑ کر کھینچا تھا۔

کیا ایسی حالت میں بھی تصور کیا جا سکتا ہے کہ آپ حصولِ خلافہ کیلئے آپ کے ساتھ منسلک تھے بلکہ ایسے حالات میں آپکی متابعۃ کرنا اور آپکی صحبت اختیار کرنا مصائب و شدائد کو دعوۃ دینے کے مترادف تھا۔ ان مصائب کے وقت میں ابوبکرؓ ہی تھے جو کہ آپ کے سامنے سینہ سپر تھے۔

اس کے بعد وہ لکھتا ہے کہ :

" اور ان کے طرزِ عمل سے بے مروّتی ظاہر ہونے لگی اور وہ رسول اللہؐ کے رحلت فرماتے ہی بالکل اسی طرح سے حکومت حاصل کرنے کے لئے جھپٹ پڑے کہ جس طرح عام طور پر بادشاہت کے دور میں ہوا کرتا تھا۔"

پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اُمّۃ کو جو قلبی عقیدۃ و محبت ہے۔ اس تحریر کے ذریعہ مودّۃ کی اس شرابِ شیریں میں تنفر و بُغضِ صحابہ کے سم قاتل کی آمیزش کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ اسلام کے اندر اجتماعی زندگی کو جو اہمیت حاصل ہے وہ اصحابِ بصیرت کے سامنے عیاں ہے اور اجتماعی زندگی کا مدار اور اس کی بنا رھی سربراہ مملکۃ کی ذات پر ہوتی ہے۔ موجودہ سیاسی نظام اور ملکی نظام میں بھی اسی اھمیّۃ کے پیشِ نظر یہ امر مروج اور ضروری ہے کہ سربراہ مملکۃ کی وفات کے بعد فوراً ہی سربراہ مملکۃ یا اس کے قائم مقام کا تعین کیا جاتا ہے!

(باقی آئندہ)

محمد شاہد شوکت

جاگ مُسلماں جاگ

دنیا تجھ کو لُوٹ رہی ہے ، جاگ مسلماں جاگ
نیّا تیری ڈوب رہی ہے ، جاگ مسلماں جاگ

تجھ سے پہلے اس دنیا میں تاریکی ہی چھائی تھی
اس دنیا میں علم کی رونق تیرے دم سے آئی تھی
اور سارے عالم کو تُو نے حق کی راہ دکھائی تھی
اپنا مقصد بھول گیا تو لاگا تجھ کو داگ

دنیا تجھ کو لوٹ رہی ہے ، جاگ مسلماں جاگ
نیّا تیری ڈوب رہی ہے ، جاگ مسلماں جاگ

ماضی کی یہ بات تو سچ ہے لیکن اب تو کیسا ہے ؟
علم و عمل سے ہو کر عاری اب تو کیسے بیٹھا ہے ؟
سب کو راہ دکھانے والے کس کی آس پہ بیٹھا ہے ؟
مستقبل کو ہاتھ میں لے لے ، ماضی سے مت بھاگ

دنیا تجھ کو لوٹ رہی ہے ، جاگ مسلماں جاگ
نیّا تیری ڈوب رہی ہے جاگ مسلماں جاگ

ٹکڑے ٹکڑے جسم ہے تیرا یہ جینا کیا جینا ہے ؟
روح بھی تیری گھائل ہے اور زخمی سینہ ہے ؟
لوگوں نے امداد کے روپ میں خون ترا ہی پینا ہے
ان سے رشتہ توڑ لے اپنا یہ ہیں سارے گھاگ

دنیا تجھ کو لُوٹ رہی ہے جاگ مسلماں جاگ
نیّا تیری ڈوب رہی ہے جاگ مسلماں جاگ